

## 141250-نماز تراویح میں امام کے ساتھ نماز عشاء ادا کرنا اور چاروں رکعات امام کے ساتھ ادا کرنا

سوال

میری عشاء کی نماز رہ گئی جب میں مسجد گیا تو امام صاحب نماز تراویح شروع کر لے چکے تھے میں نے عشاء کی نیت سے امام کے ساتھ دور کعت ادا کیں اور امام نے سلام پھیر دیا لیکن میں بیٹھا رہا اور سلام نہیں پھیر اور جب امام نے نماز شروع کی تو میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور اپنی عشاء کی نماز امام کے ساتھ مکمل کی یعنی چوتھی رکعت میں امام کے ساتھ سلام پھیری کیا یہ طریقہ صحیح ہے اور اگر صحیح نہیں تو مجھ پر کیا لازم آتا ہے؟

پسندیدہ جواب

نفل نماز پڑھانے والے امام کے پیچے فرضی نماز کے بارہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اس مسئلہ میں علماء کرام کے مختلف اقوال ہم سوال نمبر (79163) کے جواب میں بیان کر لے چکے ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ اور ابن منذر رحمہم اللہ اس کے جواز کے قائل ہیں، اور امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے، اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام اور شیعہ ابن باز رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے۔

سوال میں وارد شدہ مسئلہ کے جواز میں ہم نے ان حضرات سے جواز نقل کیا ہے کہ نماز تراویح ادا کرنے والے امام کے پیچے نماز عشاء ہو جاتی ہے لیکن مفتادی امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز کیلئے ہی پوری کریں گا۔

اور جو کچھ سائل نے کیا ہے کہ وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بیٹھا رہا اور جب امام نے دوبارہ تراویح شروع کیں تو وہ پھر ساتھ مل گیا اور دوسرا دور کعت بھی امام کے ساتھ ہی ادا کر کے امام کے ساتھ سلام پھیرا تو اس میں دو قول ہیں:

اگر کوئی شخص اکیلے نماز شروع کر دے تو کیا اس کے لیے امام کے ساتھ جماعت کی اقتداء کرنی جائز ہے یا نہیں؟

کچھ علماء کرام اس کے منع کے قائل ہیں، اور کچھ کے ہاں ایسا کرنا صحیح ہے۔

اس فعل کے بارہ میں شیعہ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے توقف اختیار کیا ہے۔

نفل ادا کرنے والے کے پیچے فرض ادا کرنے کا جواز بیان کرتے ہیں جس میں یہ بھی ہے کہ نماز تراویح ادا کرنے والے پیچے نماز عشاء کا جواز ہے، شیعہ کہنا ہے:

میں جس میں توقف کر رہا ہوں وہ یہ کہ دور کعت ادا کرنے کے بعد مفتادی کا انتظار کرنا کہ امام دوسری دور کعت شروع کر دے اور وہ امام کے ساتھ نماز مکمل کریں، اس میں توقف کر رہا ہوں۔

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جو تم پاؤ وہ ادا کرلو، اور جو رہ جائے اسے پوری کرلو"

اس حدیث سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ امام کے ساتھ ادا کرنے والے شخص کی جو نمازِ رَجُلَیَّ ہے وہ اکیلا ہی پوری کر لے، یعنی وہ انتشار نہ کرے کہ امام دوسری دور کعت شروع کرے تو وہ اس کے ساتھ اپنی چار رکعات مکمل کرے۔

بلکہ ہم کہتے ہیں کہ : جب امام نے سلام پھیر دی جس کے ساتھ آپ ملے ہو تو آپ باقی مانندہ پوری کر لیں اور اس کے دوسری رکعات شروع کرنے کا انتظار مت کریں "انتہی"

فتاویٰ نور علی الدرب. کیسٹ نمبر (15) دوسری سائٹ۔

امام نووی رحمہ اللہ نے اس کے جواز کو راجح قرار دیتے ہوئے کہا ہے :

اور اگر وہ تراویح کے پیچے نمازِ عشاء ادا کرے تو جائز ہے، جب امام سلام پھیر دے تو وہ باقی مانندہ دور کعت ادا کر لے، اور بہتر یہی ہے کہ وہ باقی مانندہ دور کعت اکیلے ہی ادا کرے۔

اور اگر امام دوسری دو تراویح کے لیے کھڑا ہو گیا اور مقدمی نے باقی مانندہ نمازِ عشاء کی دور کعت کی بھی امام کے ساتھ ادا کرنے کی نیت کی تو جس نے اکیلے نماز شروع کی اور پھر امام کی اقدام کی نیت کر لی تو اس کے جواز میں دو قول ہیں، اور صحیح یہی ہے کہ ایسا صحیح ہے "انتہی"

دیکھیں : الجموع شرح المذب (270/4).

اس بنابر نماز صحیح ہے، اور آپ کے ذمہ اس نماز کا اعادہ نہیں، لیکن افضل یہی ہے کہ آئندہ آپ باقی مانندہ نماز اکیلے ہی پوری کریں، اور دوبارہ امام کے ساتھ مت ملیں۔

سائل پر نماز کا اعادہ نہیں اور نہ ہی اس پر دور کعات لوٹانا لازم ہیں، اس نے امام کے پیچے تراویح میں جو کیا ہے وہ صحیح ہے۔

لیکن ہماری رائے ہے کہ بہتر یہی ہے کہ وہ اپنی باقی مانندہ نماز اکیلا ہی مکمل کرے، اور اگر وہ باقی مانندہ دور کعت میں امام کے ساتھ دوسری دور کعت تراویح میں اقدام کرتا ہے تو جائز ہے۔

واللہ اعلم۔